ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ طبیعت میں اللہ تعالیٰ نے تواضع اور انکساری کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ سرخ وسفید تازہ چہرہ اس حدیث پاک کی تفسیر کا مصداق تھا۔ نضر الله امرأ سمع مقالتي الخ دارالعلوم اشاعت القرآن حضرو آپ کی عمر بھر کاوشوں کا مسکن ومرکز رہا۔ اس کے علاوہ علاقہ بھر میں قرآن کی اشاعت اور عقائد کی درستگی آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ دارالعلوم حقانیہ، حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے ساتھ عمر بھر گہرا دینی اور جماعتی ربط وتعلق قائم رکھا۔ ۲۶ رمضان المبارک کو ختمِ قرآن کے موقع پر تقریر ودعا کرنے کے بعد اچانک دل کا شدید دورہ جان لیوا ثابت ہوا۔ رمضان المبارک جیسے مقدس مہینے اور آخری عشرے میں آپ خلدِ بریں کے سفر پر رب ذوالجلال کی ملاقات کیلئے شاداں شاداں روانہ ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مہتمم مولانا سمیع الحق صاحب ان دنوں سفر عمرہ میں تھے۔ گڑھی افغانان میں نائب مہتمم مولانا انوار الحق مدظلہ، راقم السطور، مولانا سید یوسف شاہ صاحب نے دارالعلوم کی طرف سے ان کی نماز جنازہ میں نمائندگی کی۔ جنازہ کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا انوار الحق نے حضرت مرحوم کے علمی خدمات، عظمت اور علماء کے مقام وفضیلت پر تفصیلی بیان کیا۔ رب کائنات حضرت رحمہ اللہ کو جنت الفردوس کے اعلیٰ خدمات پر فائز فرماکر ان کے انوار وبرکات انکے قائم کردہ ادارہ، اولاد، بھائیوں، شاگردوں، معتقدین اعزہ واقارب پر تاقیامت قائم ودائم رکھے۔

ایک بزرگ اور صوفی مولانا فضل سبحان کی وفات

دارالعلوم حقانیہ کے قدیم ترین فاضل اور حضرت مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہ کے خالہ زاد بیٹے حضرت مولانا فضل سبحان صاحب بھی ۱۴ ستمبر ۲۰۱۲ء بروز جمعۃ المبارک اس جہان فانی سے جہان باقی رحلت فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا فضل سبحان صاحب ایک عجیب مرنجاں مرنج شخصیت تھے۔ دارالعلوم اور احباب کی اکثر مجلسوں کی رونق آپ کی آمد سے پرکیف ہوجاتی۔ چھوٹوں کیساتھ چھوٹے اور بڑوں کیساتھ بڑے بن جاتے۔ خود شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کے ساتھ بھی آپ بڑے بے تکلفانہ گفتگو کیا کرتے تھے۔ اور حضرت شیخؒ آپ کی باتوں اور نکات پر زیرلب تبسم فرمایا کرتے تھے۔ پھر بات بات پر نکتے پیدا کرنا آپکی ایک دلچسپ صفت تھی لیکن تقویٰ اور پارسائی میں آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ اکوڑہ خٹک میں تقریباً پچاس برس تک قیام رہا۔ دارالعلوم سے فراغت کے بعد ایک مقامی سکول میں مدرس مقرر ہوئے اور یہیں سے ریٹائر ہوئے۔ قرآن سے کافی شغف تھا۔ دن رات تلاوت کی حلاوت سے اپنے قلب وروح کی تسکین فرمایا کرتے تھے۔ دارالعلوم کے اساتذہ اور طلبا اور خاندان حقانی آپ جیسے وفادار اور بزرگ، معصوم، سادہ صفت انسان کی جدائی پر انکے جملہ خاندان سے تعزیت کرتا ہے۔ اور قارئین سے ان کے لئے رفع درجات کی دعا کرتا ہے۔

ع حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا